467 تار کا پتہ الفضل قادیان بٹالہ

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۰۳۵

قیمت فی پرچہ ۱ر

THE ALFAZL QADIAN

اخبار الفضل قادیان

ہفتہ میں دوبار

قیمت سالانہ پیشگی

بیرون ہند

ایڈیٹر: غلام نبی

نمبر | مورخہ ۱۱ اپریل ۱۹۲۴ء | یوم جمعہ | مطابق ۶ رمضان ۱۳۴۲ھ | جلد ۱۱

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بخیریت ہیں
یکم رمضان سے جناب حافظ روشن علی صاحب
نے روزانہ ایک پارہ کا درس دینا شروع کر دیا ہے۔
جو ظہر سے لیکر عصر تک ہوتا ہے۔
نماز تراویح اول وقت مسجد اقصیٰ میں صاحبزادہ
مرزا ناصر احمد اور دوسرے وقت مسجد مبارک میں حافظ
محمد ابراہیم صاحب پڑھاتے ہیں۔
لجنہ اماء اللہ نے جناب مفتی محمد صادق
صاحب کو فریم میں جڑا کر اب ایڈریس دیا ہے۔
اور اسکے علاوہ چند تحفے بھی ۔

اخبار احمدیہ

روزہ کا فدیہ دینے والوں کو اطلاع

تمام احمدی احباب رمضان المبارک کے متعلق مندرجہ ذیل باتیں نوٹ کر لیں۔

۱۔ جو بوڑھے مرد یا عورتیں ایسے ہیں۔ کہ ان کے قویٰ اس حد تک کمزور ہو گئے ہیں کہ وہ روزہ نہیں رکھ سکتے۔ یا وہ حاملہ اور مریضہ عورتیں جنکو پھر موقعہ روزہ میسر ہونے کا بہت کم مل سکنے کی امید ہے۔ یا ایسے ضعیف انسان اصحاب جو روزہ رکھ ہی نہیں سکتے۔ اور وہ فدیہ دے سکتے ہیں۔ وہ روزانہ دونو وقت ایک مسکین کو کھانا دیں لیکن بہت سے اصحاب ایسے ہیں جو ایسے مقامات پر رہتے ہیں جہاں کوئی احمدی مسکین ان کو دستیاب نہیں ہو سکتا۔ یا ان کے گھر میں بعض مجبوریاں ایسی لاحق ہوتی ہیں کہ وہ باقاعدہ کھانا پکا کر کسی مسکین کو نہیں دے سکتے۔ ان کو چاہیئے کہ وہ ایک مسکین کے کھانے کی قیمت محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ کے نام خزانہ میں بھیج دیں۔ اس کے عوض لنگر خانہ سے ایک مسکین کو ایک ماہ تک کھانا میں جاری کر دوں گا۔ یہ وہ لوگ ہوں گے جن کو پہلے سے کھانا لنگر خانہ سے نہیں ملتا ہوگا۔ نرخ ذیل کی شرح سے قیمت بھیجی جاوے۔

۱۔ دونوں وقت دال روٹی
۲۔ ایک وقت سالن دوسرے وقت دال
۳۔ دونو وقت سالن روٹی

۲۔ احادیث صحیحہ میں روزہ کشائی کے متعلق یہاں تک ثواب لکھا ہے کہ جو شخص کسی کا روزہ کھلواتا ہے اسے ایک روزہ کا ثواب ہوتا ہے۔

اس لئے جو احباب شربت یا دودھ یا کچی لسی یا اور کسی چیز سے مساکین یا غیر مسکین جن کا بھی وہ روزہ کھلوانا چاہیں اتنی رقم محاسب صاحب کے نام بھیجدیں۔ ہم ان سے لیکر مہمان مسکینوں اور مسکین مہاجرین یا غیر مسکین جن کا وہ نام لکھیں روزہ کھلوادیں گے والسلام

افسر لنگر خانہ قادیان

طاعون کے متعلق ہدایت

طاعون زدہ رقبوں سے باہر نکلکر جنگلوں اور باغوں میں رہنا چاہیئے۔ نہ کہ دوسری آبادیوں میں چلے جانا چاہیئے۔ ایسا فعل شرعاً اور عقلاً خلاف ہے۔ میں پہلے بھی جماعت کو آگاہ کر چکا ہوں۔ اور اب پھر مطلع کرتا ہوں کہ طاعون زدہ رقبوں سے کوئی شخص قادیان میں نہ آئے۔ اور اگر ضرورت ہو تو پہلے تحریراً مطلع فرماوے۔ کہ کیا غرض ہے۔ ممکن ہے کہ بہتوں کو ضرورت آنے کی نہ پڑے۔ اور اگر کسی کو اشد ضروری کام ہو۔ اور اس کا آنا ضروری ہو تو پھر اس کو اطلاع دیکر آنا چاہیئے۔ وہ قادیان پہنچتے ہی یعنی اڈے سے اور سیدھا مقبرہ بہشتی کی طرف یا بھینی کی طرف باغ میں جاکر قرنطینہ کرنا ہوگا۔ ناظر امور عامہ قادیان

ایک جھوٹ کا ازالہ

گجرات سے ایک دوست کے خط سے معلوم ہوا کہ کسی مفسدہ پرداز نے یہ افواہ اڑائی ہے کہ محکمہ مقبرہ بہشتی قادیان کو توڑ دیا گیا ہے۔ یہ محض بات جھوٹ ہے۔ مقبرہ بہشتی اللہ تعالے کے منشاء کے ماتحت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بنایا تھا۔ اور اپنی تحریری وصیت کے مطابق اس کا انتظام ایک انجمن کے سپرد کرنا تجویز کیا تھا جس کا نام حضور نے خود انجمن کارپرداز ان مصالح قبرستان رکھا تھا۔ چونکہ بعض گذشتہ کارکنوں کے سہو یا غفلت سے یہ نام انتظام محکمہ قبرستان کو نہیں دیا گیا تھا۔ اور نہ کوئی الگ انجمن اس کام کے واسطے تھی۔ اس واسطے اب تجویز کی گئی ہے۔ کہ حسب ہدایت وصیت مقبرہ کا انتظام کرنے والی جماعت کا آئندہ وہی نام ہو۔ جو خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رکھا تھا اور وہ جماعت خاص اسی انتظام کے لیئے ہو۔ تاکہ کام زیادہ عمدگی اور پختگی سے سرانجام پاتا رہے۔ وصیتوں کا ہونا۔ اور ان کی منظوری اور سارٹیفکیٹ وغیرہ بدستور اسی طرح ہونگے جیسے پہلے تھے۔ والسلام

محمد صادق عفا اللہ عنہ
جنرل سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان

امیر جماعت بغداد

امیر جماعت احمدیہ بغداد صوفی عبدالرحیم صاحب چونکہ مستقل طور پر ہندوستان واپس آگئے ہیں اس لئے ان کی جگہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ نے منشی جعفر علی صاحب کو امیر جماعت احمدیہ بغداد مقرر فرمایا ہے۔ ناظر اعلیٰ

ایک مبلغ کی ضرورت

میدان ارتداد میں ایک ایسے وقف کنندہ مبلغ کی ضرورت ہے جس کے پاس بندوق کا لائسنس ہو۔ اور شکار کھیلنے والا ہو۔ احباب متوجہ ہوں۔ اور دفتر انسداد ارتداد میں اطلاع دیں۔ تاکہ تبلیغ کیواسطے بھیجا جاوے۔

نائب ناظر انسداد ارتداد قادیان

اعلان نکاح

مورخہ ۲۱ تاریخ مارچ ۱۹۲۴ء بعد از نماز جمعہ ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب سب اسسٹنٹ سرجن امیر جماعت کوئٹہ نے مسجد احمدیہ کوئٹہ میں مفصلہ ذیل نکاح پڑھے۔

۱۔ اللہ رکھا ولد علی محمد ساکن ہڑہ معماران سیالکوٹ کا نکاح سردار بیگم ولد مستری اللہ دتا ساکن سیالکوٹ حال مقیم کوئٹہ بمقابلہ مبلغ دو صد روپیہ مہر پر۔

۲۔ احمد حسین ولد نور دین ساکن حاجی پورہ سیالکوٹ کا نکاح غلام فاطمہ ولد مستری اللہ دتا ساکن سیالکوٹ حال مقیم کوئٹہ بمقابلہ مبلغ دو صد روپے مہر پر ہوا۔

احباب دعا فرماویں۔ خدا ان کو بابرکت کرے آمین:۔ احمد اللہ خاں محاسب انجمن احمدیہ کوئٹہ

میر عابد علی شاہ صاحب کا انتقال

میر عابد علی صاحب ساکن بدوملہی کو ایک عرصہ سے وہم تھا کہ انہیں الہام ہوتا ہے اسی دھوکہ میں پڑکر وہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کی بیعت سے محروم رہے۔ اور اب یہ معلوم ہو کر افسوس ہوا ہے کہ یہی ان کی موت کا موجب بن گیا ہے جیسا کہ ذیل کی اطلاع سے ظاہر ہے۔

۳ اپریل ۱۹۲۴ء کو بدوملہی میں عابد علی شاہ صاحب معہ اپنی بیوی کے ایک ہی وقت بیماری طاعون سے فوت ہو گئے ہیں۔

شاہ صاحب اپنا یہ الہام بتاتے تھے۔ کہ "ہر ایک شخص جو تیری چار دیواری میں ہوگا طاعون سے محفوظ رہیگا" اور اس کے مطابق ہر ایک گاؤں طاعون زدہ میں جاتے اور لوگوں سے کہتے کہ خدا کا میرے ساتھ وعدہ ہے کہ میں تجھکو اور جو تیری چار دیواری میں ہوگا۔ اس کو محفوظ رکھونگا" اور ہر ایک گاؤں سے ایک یا دو اشخاص تحریری لیتے کہ عابد علی شاہ ہمارے گاؤں میں عین موقعہ طاعون علاج کے لئے آتے رہے اور بلا کسی خطرہ کے علاج کرتے رہے۔ چند اشخاص کے انگوٹھے لگوا لیتے۔ چنانچہ مجھکو بھی شاہ صاحب نے کہا تھا کہ اپنے گاؤں سے فہرست طیار کرادیویں۔ جب موضع کوٹ متصل بدوملہی بیماری شروع ہوئی تو گاؤں کے لوگ باہر چلے گئے شاہ صاحب بموجب الہام گاؤں میں رہے۔ اور چند اشخاص کو بھی معہ بال بچہ اپنے مکان میں داخل کرلیا اور عام طور پر بدوملہی میں اعلان کر دیا کہ جو شخص میرے مکان پر رہایش کرے گا طاعون سے محفوظ رہیگا۔ بہت لوگ آپ کی چار دیواری میں چلے گئے۔ مگر پہلے آپ کی دوہتی فوت ہوئی پھر چند روز بعد آپ اور بیوی صاحبہ فوت ہوگئے۔

حسین علی شاہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۱۱ اپریل ۱۹۲۴ء

فتنہ بہائی اور جماعت احمدیہ

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا اعلان فتنہ انگیزوں کے متعلق

بکلّی قطع تعلق کیا جائے

احمدیہ کانفرنس کے موقعہ پر ۲۰ مارچ ۱۹۲۴ء کو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی تقریر میں بہائی عقائد رکھنے والے فتنہ پردازوں کے متعلق جو کچھ فرمایا وہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے احباب اس کو پڑھکر سمجھ سکتے ہیں۔ کہ ان لوگوں سے ہر قسم کے تعلقات منقطع کر لینے کس قدر ضروری امر ہے۔ یہ ایک قسم کی سزا ہے جو انہیں ان کی غداری اور دھوکہ دہی کی وجہ سے دی گئی ہے۔ اور اس کی اہمیت اسی صورت میں قائم رہ سکتی ہے۔ جبکہ ہر ایک احمدی پورے طور پر اسے عمل میں لائے۔ اور پورا پورا انقطاع کرے۔ ایک دوسرے کے ساتھ ہمارے تعلقات ہماری دوستی۔ ہماری محبت محض خدا تعالیٰ کے لئے ہے۔ اور جو شخص خدا اور اس کے رسول کی راہ سے نہ صرف خود علیحدہ ہو جاتا ہے۔ بلکہ منافقت اور غداری کے پردہ میں دوسروں کو بھی اس راہ سے بھٹکانا چاہتا ہے۔ اس سے ہمارا کیا تعلق ہو سکتا ہے۔ پس احباب کرام کو چاہیے کہ ان راندہ درگاہ حق لوگوں سے کسی قسم کی راہ و رسم حتیٰ کہ بات چیت بھی نہ کریں۔ اور ان کو ان کی حالت پر چھوڑ دیں۔ (ایڈیٹر)

ہماری جماعت کی طرف منسوب ہونے والے دو تین آدمی جن سے بعض لوگ شناسا ہیں۔ ان کی دینی حالت اور تقویٰ تو ایسا نہ تھا کہ جس کی وجہ سے جماعت میں کوئی رتبہ رکھتے تھے۔ مگر وہ چونکہ کام ایسے پر تھے جو جماعت سے تعلق رکھتا تھا۔ اس لئے لوگ ان سے واقف تھے۔ اور وہ لوگوں سے واقف۔ انہوں نے غداری سے سلسلہ کے خلاف ایسی کارروائیاں کی ہیں۔ کہ جن کی کسی شریف انسان سے توقع نہیں کی جا سکتی۔ وہ تین شخص ہیں یعنی محفوظ الحق علمی۔ مہر محمد خاں۔ اور اللہ دتا ان کے متعلق یہ بات پایہ ثبوت کو پہونچ چکی ہے۔ کہ وہ مخفی طور پر بہائیوں کی تعلیم پھیلانے کی کوشش کرتے رہے ہیں ایک کے متعلق تو سنا ہے کہ وہ آیا ہی اس غرض سے تھا اور دوسرے اس کے اثر کے نیچے آ کر بہائی ہو گئے۔

مذہبی معاملہ میں ہماری فراخ حوصلگی

جیسا کہ آپ لوگ جانتے ہیں۔ مذہبی معاملہ میں ہم لوگ تنگ دل نہیں ہیں۔ ہم ایسے حوصلہ سے مخالفین کی باتیں سنتے ہیں۔ کہ دوسرے برداشت ہی نہیں کر سکتے۔ میں اپنا ہی ایک واقعہ بیان کرتا ہوں مصر کے سفر میں تین آدمی ہندوستانی اسی جہاز پر سوار تھے جس پر میں تھا۔ وہ ولایت میں پڑھتے تھے۔ گرمیوں میں آئے تھے اور پھر واپس جا رہے تھے۔ وہ تین سال ولایت رہ آئے تھے۔ اور اس رہائش سے دہریہ ہو گئے تھے۔ ان کو جو احمدیت سے مخالفت ہو سکتی تھی۔ وہ ظاہر ہے۔ انہوں نے مجھ سے مذہبی گفتگو شروع کی۔ جونہی انہوں نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا۔ انہوں نے سمجھا کہ یہ مذہبی آدمی ہے اس لئے گفتگو کرنے لگ گئے۔ شروع گفتگو میں ہی انہیں معلوم ہو گیا کہ میں احمدی جماعت سے تعلق رکھتا ہوں۔ اس سے وہ اور بھی جوش دکھانے لگے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایسے گندے حملے کرنے لگے۔ کہ ان کو برداشت کرنا مشکل تھا۔ لیکن میں نے انہیں یہ معلوم نہ ہونے دیا کہ میں حضرت مسیح موعود کا لڑکا ہوں۔ تا کہ وہ آزادی سے اعتراض کر سکیں انہوں نے بڑے بڑے سخت حملے کئے۔ جھوٹے۔ فریبی دوکاندار وغیرہ کہا۔ اور عجیب عجیب تمسخر کرتے رہے۔ جب وہ سارے تیر چلا چکے اور میری گفتگو سے دبنے لگے۔ اور اپنے خیالات کی انہیں غلطی محسوس ہو گئی۔ اور انہوں نے اقرار کیا کہ ان کے خیالات میں تغیر پیدا ہو گیا ہے۔ تب میں نے بتایا کہ میں حضرت مسیح موعود کا لڑکا ہوں۔ اس پر وہ مجھ سے معافی مانگنے لگے۔ اور کہا آپ نے پہلے کیوں نہ بتایا۔ میں نے کہا اس لئے نہیں بتایا تھا کہ تا آپ لوگ آزادی سے اعتراض کریں اگر میں بتا دیتا تو یورپ کی اس تہذیب کی وجہ سے جو انہوں نے سیکھی تھی یہی کہتے کہ وہ سچے تھے۔ اور جو گند ان کے دلوں میں تھا۔ اسے ظاہر نہ کرتے اور وہ دور نہ ہو سکتا۔ اسی طرح تھوڑا ہی عرصہ ہوا ہے کہ یہاں ایک ڈاکٹر آیا جو بہائی تھا اسکو ہم نے بطور مہمان رکھا۔ اپنے مکان میں اتارا۔ وہ اپنے خیالات پھیلاتا رہا کئی لوگوں نے کہا کہ اسکو نکال دینا چاہئیے تا اس کا بد اثر کسی پر نہ ہو۔ لیکن میں نے کہا کہ تم بھی اپنے خیالات اسے سناؤ۔ پس ہم اس بارہ میں تنگدل نہیں

ہم غداری کو برداشت نہیں کر سکتے

مگر یہ بھی برداشت نہیں کر سکتے کہ کوئی ہم سے غداری اور دھوکہ کرے۔ اگر کوئی کسی اور مذہب کو پسند کرتا ہو۔ تو آئے اور اپنے خیالات اور اعتراضات پیش کرے۔ تا کہ اگر ہم ان کا ازالہ کر سکیں تو کریں۔ مگر انہوں نے نہ صرف اپنا خیال ظاہر نہ کیا۔ بلکہ درپردہ دوسرے لوگوں کو متاثر کرنا چاہا۔ اور ان کو کہا کہ ان باتوں کو مخفی رکھیں۔ تا کہ ان کے شکوک رفع نہ ہو سکیں۔ پھر اس سے بڑھکر انہوں نے غداری یہ کی۔ کہ ایسی حالت میں ان کاموں پر مامور رہے جن کی

غرض اشاعت احمدیت ہے۔ وہ تنخواہ اس کام کیلئے لیتے رہے۔ مگر کام اس کے خلاف کرتے رہے۔ اور بعض مضامین بھی خلاف لکھے۔ ان کی مثال ایسی ہی ہے کہ ایک آدمی کو روپیہ دیں۔ اور کہیں کہ ہمارے لئے زمین خریدو۔ وہ جائے اور کہے میں نے تمہارے لئے زمین خریدی ہے۔ مگر درپردہ اپنے نام زمین لکھالے۔ ایسا شخص ایک غدار اور فریبی سمجھا جائیگا۔ لیکن اس سے بڑھکر وہ غدار اور فریبی سمجھا جائیگا۔

جو دین میں ٹھگی کرتا ہے۔ ایسے شخص کی ہم شکل بھی دیکھنا پسند نہیں کرتے۔ پھر ایسا شخص اگر یہ کہے کہ جو مذہب ہم نے قبول کیا ہے۔ وہ اس لئے آیا ہے کہ اخلاق کی اصلاح کرے۔ اور یہ سب سے اعلیٰ مذہب ہے۔ تو یہ کس قدر جھوٹ ہوگا۔ اور اس مذہب سے بدتر کوئی مذہب نہیں ہو سکتا۔ پھر اس سے بڑھکر جنون نہیں ہو سکتا۔ اگر ایسے مذہب کے ماننے والے یہ کہیں کہ وہ اصلاح کیلئے آیا ہے۔ ایسے لوگوں کو یا تو پاگل کہا جائیگا۔ یا پرلے درجہ کا بے شرم اور بے حیا جو اتنا بھی نہیں جانتے کہ اخلاق کیا ہوتے ہیں۔ ابھی تھوڑے ہی دن ہوئے ایک شخص یہاں آیا اور کہنے لگا میں نے سلسلہ احمدیہ کو سمجھ لیا ہے اور بیعت کرنا چاہتا ہوں۔ مگر اپنے علاقہ میں جاکر نہیں بتلاؤنگا۔ کہ میں احمدی ہو گیا ہوں۔ کیونکہ وہاں ابھی کوئی احمدی نہیں۔ پہلے میں جماعت تیار کروں گا۔ اور پھر ظاہر ہو جاؤں گا۔ میں نے کہا تم کیا جماعت تیار کروگے جو اپنے آپ کو ظاہر کرنا نہیں چاہتے۔ جاؤ ابھی ظاہر ہونے کی جرأت پیدا کرو۔ پھر بیعت کرنا۔ وہ کسی کا نوکر نہ تھا بلکہ ایک پیشہ ور یعنی سنار تھا۔ مگر باوجود اس کے میں نے اسے اجازت نہیں دی کہ نفاق سے ان لوگوں میں رہے اور ان کے ساتھ نماز پڑھے۔ اس نے یہ بھی کہا تھا کہ گھر پر نماز پڑھ لیا کرونگا۔ مگر میں نے کہا کہ اپنے آپ کو ظاہر کرنا چاہئیے تاکہ لوگوں کو معلوم ہو کہ تم کون ہو۔

منافقت کی انتہا

مگر بہائی بننے والوں نے یہ غداری کی کہ ہماری جماعت کے لوگوں کو نمازیں پڑھاتے رہے۔ حالانکہ انہیں معلوم ہے۔ کہ ہم غیر احمدیوں کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا اور سب نبیوں کا سردار اور قرآن کریم کو قابل عمل مانتے ہیں مگر یہ کہتے ہیں کہ قرآن منسوخ ہو گیا اور بہاء اللہ کا درجہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے بڑا ہے۔ وہ غیر احمدی جنہوں نے ہمارے بزرگوں کو قتل کیا ہم ان کو ان سے ہزار درجہ اچھا سمجھتے ہیں۔ کیونکہ وہ محمد صلعم کا نام عزت سے لیتے ہیں مگر وہ شخص جو محمد صلعم کے متعلق کہتا ہے کہ ان کی لائی ہوئی شریعت منسوخ ہو گئی۔ اور بہاء اللہ کا درجہ آپ سے بڑا ہے اس کے ساتھ ہمارا ذرا بھی تعلق نہیں ہو سکتا۔ ہمارا قاتل ہم پر کفر کا فتویٰ لگانے والا۔ ہمیں گھر بار سے جدا کرنے والا ہمیں بیوی بچوں سے علیحدہ کرنے والا۔ ہمیں دشمن سمجھتا ہے گو ہم اس کو اپنا بھائی ہی سمجھتے ہیں کیونکہ ہمارے تعلق خدا کیلئے ہیں اور سب انسان چونکہ خدا کی مخلوق ہیں اس لئے ہمارے بھائی ہیں لیکن بہائیوں کے متعلق ان کا رویہ ایسا نہیں ہے جیسا کہ غیر احمدیوں کا یا پیغامیوں کا ہمارے متعلق ہے۔ کونسا دکھ ہے جو غیر احمدیوں نے ہمیں نہیں دیا۔ اور نہیں دے رہے۔ اور پیغامیوں نے ہم سے کونسی کمی ہے۔ خواجہ صاحب نے لکھا تھا۔ کہ سب سے بڑا فتنہ یہ مبایعین کا گروہ ہے۔ اور یہ سب سے بدتر ہیں۔ غیر احمدیوں کے متعلق کسے معلوم نہیں کہ جب حضرت مسیح موعودؑ فوت ہوئے تو انہوں نے آپ کا مصنوعی جنازہ بنایا۔ اور اسطرح ہمارے کلیجوں کو چھلنی کیا۔ مگر بہاء اللہ کے جنازہ میں کئی مسلمان کہلانے والے شریک ہوگئے۔ حالانکہ وہ شریعت اسلامیہ کو منسوخ قرار دیتا ہے۔ مگر ہم ان کی تقلید نہیں کر سکتے ان کی مخالفت ہم سے اس لئے نہیں کہ ہم یہ مانتے ہیں۔ کہ رسول کریم صلعم کے بعد آپ کی غلامی میں نبی آیا۔ بلکہ ذاتی وجوہ کے وجہ سے مخالفت کرتے ہیں۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو بہائیوں کی ہم سے زیادہ مخالفت کرتے۔ مگر ان سے تعلقات رکھتے ہیں۔ حالانکہ وہ شریعت اسلامیہ کو منسوخ سمجھتے ہیں۔

ہمارے تعلق خدا کیلئے ہیں

مگر ہمارے تعلق چونکہ خدا کیلئے ہیں۔ اور جو خدا اور اس کے رسول کو چھوڑتا ہے اس سے ہمارا کوئی تعلق نہیں اس لئے میں نے اعلان کیا ہے کہ چونکہ یہ لوگ احمدی نہیں رہے اس لئے جماعت سے خارج کئے جاتے ہیں۔ اور چونکہ انہوں نے ہم سے غداری اور فریب کیا ہے اس لئے جماعت ان سے کسی قسم کا تعلق نہ رکھے۔ سوائے انسانی ضروریات کے۔ کہ جو زندگی بسر کرنے کیلئے ضروری ہیں مثلاً سودا دینا۔ یا کوئیں سے پانی لینے دینا۔ پس حقوق کو چھوڑ کر جو تمدنی حقوق ہیں ان کے متعلق میں اعلان کرتا ہوں کہ ان سے کوئی سلوک جائز نہیں۔ مگر یہ انہی کے متعلق۔ بہائیوں کیلئے نہیں۔ ان کو تو ہم چاہتے ہیں کہ تبلیغ کریں۔ مگر ان نے جو غداری کی ہے اس کی یہ سزا ہے۔ اور یہ ویسا ہی سلوک جیسا کہ رسول کریمؐ نے تبوک کی جنگ سے پیچھے رہنے والوں سے کیا تھا کہ ان سے بات تک نہ کریں۔ ان سے ان کا جرم بڑا ہے۔ وہ غلطی سے پیچھے رہے تھے۔ مگر انہوں نے غداری کی ہے۔

غداری کی تازہ مثال

انکی غداری کی ایک تازہ مثال یہ ہے کہ اخبار فاروق جو عرید ل طور پر احمدیت کی تبلیغ کرنے والا اخبار رہے۔ اور جو غیرت میں اسقدر بڑھا ہوا ہے کہ بعض اوقات ہم کو اسے روکنا پڑتا ہے۔ اسمیں تنخواہ دار ملازم محفوظ الحق نے ایک مضمون لکھا ہے جس میں بہائی مذہب کی [illegible] کی ہے۔ مگر یہ ظاہر نہیں کیا۔ اس مضمون کو پڑھکر ہر احمدی یہی سمجھے گا کہ اس سے مسیح موعودؑ مراد ہیں۔ مگر دراصل اس سے بہاء اللہ مراد لیا گیا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے۔

"اے امت مرحومہ وہ دیکھ اس تیرہ تاریک رات میں [illegible] فرشتہ فضل کا چراغ لئے ہوئے دور سے چلا آرہا ہے۔ اے امت آنکھیں کھول اور دیکھ کہ عنایت الٰہی کے بلند جھنڈے لیکر [illegible] خداوندی کا لشکر آپہونچا ہے۔ اسلام کا روحانی تاجدار پھر ظاہر ہوا ربانی فوج جذب حق کے اسلحہ سے مسلح ہو کر نمودار ہوگئی۔ یہ وہ [illegible] ہے جسکا وعدہ ابتداء سے تھا۔ دیکھو خدا نے اس جماعت کے ظہور کا وعدہ کیسے زبردست الفاظ میں فرمایا ہے۔

وربک الغنی ذوالرحمۃ ان یشاء یذھبکم ویستخلف من بعدکم مایشاء کما انشاءکم من ذریۃ قوم اٰخرین ان ماتوعدون لاٰت وما انتم بمعجزین (انعام ۴)

(اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) تیرا رب غنی اور ذو رحمت ہے اس لئے اسکو پرواہ نہیں۔ چاہے تو اے مسلمانو تمہیں ہلاک کردے۔ اور جسکو چاہے تمہارا جانشین بنائے۔ جیسا کہ تمکو دوسرے لوگوں کی ذریت سے پیدا کرکے ایک جماعت بنایا ہے۔ بیشک یہ بات جسکا تم کو وعدہ دیا جارہا ہے کہ تمہاری حکومت پر ایک اور جماعت کھڑی کی جاویگی۔ یہ وعدہ یقیناً ظہور میں آنے والا ہے اور تم کسی طرح اس وعدہ کو پورا ہونے سے نہیں روک سکتے

یہ آیت جماعت موعودہ کے ظہور کیلئے نہایت صاف ہے۔ اس کی تائید میں سورہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی آخری آیت بھی ہے۔ وان تتولوا یستبدل قوما غیرکم ثم لا یکونوا امثالکم۔ اگر اے مسلمانو تم منہ پھیر لوگے۔ تو خدا تعالے ایک قوم تمہاری جگہ لائے گا۔ جو تم سے بڑھ کر ہوگی" فاروق ۲۰ مارچ

اس عبارت میں سخت دھوکا دیا گیا ہے۔ کیونکہ سورہ انعام کی یہ آیت مسلمانوں کے متعلق نہیں۔ بلکہ ان کافروں کے متعلق ہے۔ جو رسول کریم صلعم کے مقابلہ میں تھے۔ چنانچہ آتا ہے۔

یا معشر الجن والانس الم یاتکم رسل منکم یقصون علیکم آیاتی وینذرونکم لقاء یومکم ھذا قالوا شھدنا علی انفسنا وغرتھم الحیوۃ الدنیا وشھدوا علی انفسھم انھم کانوا کفرین۔ ذلک ان لم یکن ربک مھلک القری بظلم واھلھا غفلون۔ ولکل درجت مما عملوا وما ربک بغافل عما یعملون۔ وربک الغنی ذو الرحمۃ ان یشا یذھبکم ویستخلف من بعدکم ما یشاء کما انشاکم من ذریۃ قوم آخرین۔ ان ما توعدون لآت وما انتم بمعجزین۔ قل یقوم اعملوا علی مکانتکم انی عامل فسوف تعلمون من تکون له عاقبۃ الدار۔ انه لا یفلح الظلمون۔

(آیت ۱۳۰ تا ۱۳۶ سورہ انعام)

دیکھو جو آیت پیش کی گئی ہے۔ اس سے پہلی آیات کافروں کے متعلق ہیں۔ جن میں بتایا گیا ہے۔ کہ پہلے بھی رسول آتے رہے ہیں۔ اب بھی آیا ہے۔ اے لوگو تم ہلاک ہو جاؤ گے۔ اگر تم اس نبی کو نہ مانو گے۔ تمہارے ساتھ بھی وہی معاملہ کیا جائیگا۔ جو پہلے لوگوں کیساتھ ہوا۔ کہ تباہ ہو جاؤ گے۔ پھر اس کے بعد کی آیت یہ ہے قل یقوم اعملوا علی مکانتکم انی عامل فسوف تعلمون من تکون له عاقبۃ الدار انه لا یفلح الظلمون (آیت ۱۳۵ سورہ انعام) کیا صحابہ کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کہہ رہے تھے۔ کہ تم اپنے شرک میں مبتلا رہو۔ میں اپنے عمل کرتا ہوں۔ ہرگز نہیں۔ یہ کفار کے متعلق ہے۔ مگر ان آیتوں کو مسلمانوں پر لگایا جا رہا ہے پھر یہ آیت پیش کی ہے۔ وان تتولوا یستبدل قوما غیرکم ثم لا یکونوا امثالکم۔ اور اس سے یہ نتیجہ نکالا ہے۔ کہ اسلام کو تباہ کرکے ایسی قوم خدا لائے گا۔ جو مسلمانوں سے اچھی ہوگی۔ حالانکہ یہاں تو یہ بتایا ہے۔ کہ مسلمانو اگر تم میں سے کوئی پھر جائے تو اللہ ان کی بجائے۔ اور جماعت لائے گا۔ جو مسلمانوں سے اچھی نہیں ہوگی۔ بلکہ مرتد ہونے والوں سے اچھی ہوگی۔

اب دیکھو یہ تنخواہ لیکر کیسی غداری سے بہائی مذہب کی تائید کی گئی ہے۔ پہلے بھی ایک مضمون فاروق میں چھپا ہے۔ اس میں بھی یہی غداری کی ہے اور الفضل میں بھی اس نے چند دن کام کیا ہے۔ اس وقت کے مضامین کے متعلق بھی اس نے کہا ہے۔ کہ ان میں پہلے بہاء اللہ مد نظر تھا۔ پھر مرزا صاحب۔ مگر یہ دونو باتیں کسی طرح جمع نہیں ہو سکتیں۔

فتنہ بہائی کے رونما ہونیکی وجہ

میں سمجھتا ہوں۔ اس فتنہ کے پیدا ہونے کی غرض یہ ہے کہ خدا تعالے ہمیں اس مذہب کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہے۔ آج تک جو قوم ہمارے مقابلہ میں آئی۔ اس کو خدا نے تباہ کیا۔ اب اس کو خدا نے لاکر کھڑا کیا ہے اب بھی ویسی ہی مثال ہوگی۔ کہ ہم کونے کا پتھر ہیں۔ جو اس پر گرے گا۔ وہ بھی ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیگا۔ اور جس پر یہ گرے گا۔ وہ بھی ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گا۔ ہم اللہ کے وعدوں اور نصرتوں پر یقین رکھتے ہیں۔ کہ یہ قوم احمدیہ جماعت کے ذریعہ تھوڑے عرصہ میں مٹائی جائے گی۔ اور اس کا سارا گند ظاہر ہو جائیگا۔

بہائی اور "پیغام صلح"

اخبار "پیغام صلح" نے اس فتنہ بہائی کی بنا پر دو مضمون لکھے ہیں۔ ان کا جواب حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالے نے ۶ اپریل کے خطبہ جمعہ میں ارشاد فرمایا ہے۔ یہ خطبہ انشاء اللہ آئندہ پرچہ میں درج کیا جائے گا۔

جناب سید حبیب آف "سیاست" اور ہم

جناب سید حبیب صاحب مالک و ایڈیٹر اخبار "سیاست" نے جیل سے رہا ہو کر میدان عمل میں قدم رکھتے ہی سب سے بڑی کوشش ہندو مسلمانوں کے تعلقات کو بہتر بنانے کے لئے کی۔ اور اس میں سب سے زیادہ رخنہ چونکہ اخبارات کے ذریعہ پڑتا ہے۔ اسلئے اخبار نویسوں کی ایک میٹنگ منعقد کرکے تجویز کی۔ کہ ایسی خبریں جن سے فتنہ پھیلتا ہو۔ پوری تحقیقات کے بعد شائع کی جائیں۔ یہ تجویز کامیاب ہو یا نہ ہو۔ اور اس کا کوئی مفید نتیجہ مترتب ہو یا نہ ہو۔ لیکن جناب سید حبیب صاحب نے جس جذبہ اور خواہش کے ماتحت اسے پیش کیا ہے۔ وہ نہایت ہی قابل تعریف ہے۔ اور خوشی کی بات ہے۔ کہ اس پر کاربند ہونے کا اقرار کئی ایک ہندو مسلمان اخبارات نے کر لیا ہے۔

جو شخص ہندو مسلمانوں کے تعلقات کو بہتر بنانے کیلئے اس درجہ کوشاں ہو۔ اس کے لئے مسلمانوں کے آپس کے اتحاد و اتفاق کی خواہش رکھنا اور اس کے لئے کوشش کرنا اولین فرض ہونا چاہیئے۔ اور اس کی زیادہ شدت کے ساتھ ضرورت اس لئے درپیش تھی۔ کہ جناب سید صاحب موصوف کے اخبار "سیاست" نے ان کی عدم موجودگی میں جماعت احمدیہ کے خلاف ایسی افسوسناک روش اختیار کر لی تھی۔ جس کا نتیجہ سوا فتنہ انگیزی کے اور کچھ نہ تھا۔ "سیاست" نے ہمارے خلاف نہ صرف دوسروں کے بالکل جھوٹے اور گندے مضامین شائع کئے۔ بلکہ ایڈیٹوریل کالموں میں ہمارے خلاف دشنام دہی اور اشتعال انگیزی کی۔ اور ایسے وقت میں جب کہ قریباً تمام معزز مسلمان اخبارات علاقہ ارتداد میں احمدی مجاہدین کی تبلیغی مساعی کا نہایت عمدگی سے ذکر کرتے رہے۔ "سیاست" کی زبان کے متعلق بھی ہمارے خلاف سخت دل آزار اور تکلیف دہ پالیسی رہی۔ ہمارے متعلق دوسروں کے گندے سے گندے اور ناپاک سے ناپاک مضمون جلی عنوانوں کے ماتحت شائع کئے جاتے۔ لیکن ہمارے جوابی مضامین کیطرف

توجہ بھی نہ کی جاتی۔ سیاست کی یہ حالت جناب سید صاحب کے رہا ہونے تک قائم تھی۔ بلکہ روز بروز اس میں اضافہ ہو رہا تھا۔ لیکن خوشی کی بات ہے۔ کہ ان کی رہائی کے بعد اس میں فوری تغیر آگیا۔ اور اب ہم سیاست میں یہ نمایاں بڑھ رہے ہیں۔ جو ایک نامہ نگار کو مخاطب کر کے ان کا مضمون درج نہ کرنے کی وجہ بتاتے ہوئے لکھا گیا ہے۔ اور وہ یہ ہے۔

"جماعت احمدیہ سے کسی طرح کی مذہبی بحث کرنا سیاست کے دائرہ عمل سے خارج ہے"

(سیاست ۳۰ مارچ)

چونکہ ہم مذہبی بحث پر قطعاً برا نہیں مناتے۔ اگر وہ تہذیب و متانت شرافت و انسانیت کے دائرہ کے اندر رہ کر کی جائے۔ بلکہ نہایت خوشی اور فراخ حوصلگی سے اس کے لئے تیار رہتے ہیں۔ اس لئے "سیاست" کا ذکر کردہ بالا اعلان ہمارے نقطہ نظر سے کسی قدر ترمیم کا مستحق ہے۔ لیکن اس سے اتنا تو معلوم ہوتا ہے کہ "سیاست" ہمارے خلاف وہ دل آزار روش جو پہلے رہی ہے۔ اب نہیں رہیگی۔ اور "سیاست" کے صفحات ہمارے خلاف دشنام دہی میں صرف ہونے کی بجائے کسی مفید کام میں استعمال ہونگے۔

اس موقع پر ہم جناب سید صاحب کی دور اندیشی اور معاملہ فہمی کی داد دینا بھی ضروری سمجھتے ہیں کیونکہ کسی غیر قوم سے اتحاد و اتفاق کرنے کے لئے سب سے ضروری امر باہم آپس میں اتحاد پیدا کرنا ہے جو قوم اپنے اندرونی جھگڑوں میں مصروف ہو۔ اور ایک فریق دوسرے فریق کو ہر طرح نقصان پہنچانے میں لگا ہوا ہو وہ کسی غیر قوم سے ہرگز باعزت اتفاق نہیں کر سکتی۔

خلافت ٹرکی کے مٹانے میں مسلمانان ہند و ترکان احرار کا حصہ

خلافت ٹرکی کے شیدائی اہل ہند کچھ دنوں تک اس خبر کی صحت سے انکار کرتے رہے۔ لیکن جب تسلیم کئے بغیر چارہ نہ رہا۔ تو یہ کہہ کر اپنے دلوں کو تسلی دیتے رہے۔ کہ خلافت کو حکومت میں شامل کر کے مجلس ملیہ کو خلافت قرار دیدیا جائے گا۔ مگر ترکوں نے جب یہ بھی گوارا نہ کیا۔ اور خلافت سے ہمدردی ظاہر کرنے والے مسلمانان ہند کو وہ وقت یاد دلایا۔ جب وہ اپنے "خلیفۃ المسلمین" کے مقابلہ میں لڑنے کے لئے نکلے تھے۔ اور انہیں صاف صاف سنادیا۔ کہ آپ لوگ لفظی ہمدردی کرنا جانتے ہیں۔ آپ آج تک ٹرکی کے لئے کبھی جنگ آزما نہیں ہوئے۔ بلکہ اس کے خلاف لڑتے رہے ہیں۔ تو مسلمانان ہند کی آنکھیں کھلیں۔ اور انہیں نظر آنے لگا۔ کہ ترک کیا ہیں۔ اور وہ ہندوستانی مسلمانوں کی کہاں تک پرواہ کرنے کیلئے تیار ہیں۔

اخبار "زمیندار" (۱۹ مارچ) نے جہاں اس بات کو تسلیم کیا ہے۔ کہ ترکوں کو دوسرے مسلمانوں سے جو یہ شکایت ہے۔ کہ "دوران جنگ عظیم میں ان مسلمان قوموں نے جو مغربی ممالک کی غلام تھیں۔ کفر کا ساتھ دے کر اسلام کو نقصان عظیم پہنچایا ہے" یہ درست ہے۔ وہاں اسے اس بات پر حیرت ہے۔ کہ "آج غازی مصطفیٰ کمال اور ان کے دوستوں نے اس مردے کو جو پانچ سال ہوئے دفن کیا جا چکا تھا نئے سرے سے کیوں اکھیڑا"

اور خود ہی اس کا جواب یہ دیتا ہے۔ کہ "ترک خلافت کو اڑا دینے کا ارادہ تو اختتام جنگ عظیم ہی میں کر چکے تھے۔ لیکن چونکہ یونان کے مقابلہ پر لڑنے اور دار الخلافہ اسلام کو آزاد کرانے کا مشکل کام ان کے سامنے تھا۔ اس لئے انہوں نے دنیائے اسلام کی امداد و اعانت حاصل کرنیکی غرض سے گذشتہ تین چار سال کی مدت خاموشی میں گذار دی۔ اور اپنے آپ کو ہمیشہ خلافت کے حامل بتاتے رہے۔ جب مطلب پورا ہوگیا۔ تو خلافت کو اڑا کر خلیفۃ المسلمین کو معزول کر دیا۔ اور اس طرح ساری دنیا میں مسلمانوں کو دشمنوں کی نگاہوں میں ذلیل کرا دیا۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ اس "الزام کا ترکوں کے پاس کوئی جواب نہیں"۔

ممکن ہے۔ ترکوں کے پاس اس الزام کا کوئی جواب نہ ہو۔ اور یہ بات "زمیندار" کو گھر بیٹھے ہی معلوم ہوگئی ہو۔ لیکن اگر ترک یہ دریافت کریں۔ کہ جس خلافت کا مسلمانان ہند مسلح مقابلہ کرتے رہے۔ جس کو تباہ و برباد کرنے کے لئے وہ اپنی جانیں دیتے رہے۔ جس سے مقامات مقدسہ چھین کر دوسروں کے حوالہ کر دیئے۔ اس خلافت کا باقی رہ ہی کیا گیا تھا۔ جس کے لئے اب اس قدر شور مچایا اور اس قدر محبت و الفت کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ تو "زمیندار" وغیرہ کے پاس اس بات کا کیا جواب ہے۔ اگر مسلمانان ہند "خلیفۃ المسلمین" اور خلافت سے ایسا شرمناک سلوک کر سکتے ہیں۔ اور اسے بالکل بے جان بنا سکتے ہیں۔ تو ترک اس مردہ کو دفن کر دینے میں کیوں قابل الزام ہو سکتے ہیں۔ خلافت ٹرکی کو مسلمانان ہند کی بہادر اور دلیر فوجوں نے اپنے پیہم اور لگاتار حملوں سے مردہ بنا دینے میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی تھی۔ پھر جب مسلمان اس مردہ کی نوحہ خوانی کرنے لگے۔ جسے خود انہوں نے مردہ بنایا تھا۔ تو ترک متواتر پانچ سال تک ان کی نوحہ خوانی کو بڑے صبر اور استقلال سے سنتے رہے۔ اور ان دنیا جہان سے نرالے ہمدردوں کی حرکات کو حیرت و استعجاب سے دیکھتے رہے۔ جنہوں نے خود ہی قتل کیا۔ اور خود ہی رو رہے تھے۔ لیکن بالآخر جب اسقدر عرصہ میں بھی خلافت کے تن مردہ میں جان نہ پڑی۔ تو "زمیندار" ہی بتلائے۔ غازی مصطفیٰ کمال اور ان کے دوست اس مردہ کو کسی ٹھکانے لگاتے۔ یا گھر ہی میں پڑا رہنے دیتے۔ پس انہوں نے کوئی نیا مردہ اکھیڑا نہیں۔ بلکہ ایک پرانے مردہ کو جو مسلمانان ہند ہی کے زبردست ہاتھوں کا کشتہ ہے۔ دفن کر دیا ہے۔ اب بہتر یہی ہے کہ اسے دفن رہنے دیا جائے۔ اور اپنے اوپر افسوس کرنے کی بجائے ترکوں کو برا بھلا نہ کہا جائے۔

ترکوں کے خلاف "زمیندار" کا فتویٰ

لیکن معلوم ہوتا ہے۔ "زمیندار" جیسے ترکان احرار کے خیر خواہ اور ہمدرد کو وہ سلوک بھول گیا ہے۔ جو مسلمانان ہند نے خلافت ٹرکی

سے کیا تھا۔ لیکن ترکوں نے جو کچھ کیا ہے۔ اس پر اس قدر غصہ ہو رہا ہے۔ کہ ترکوں کی اسلام سے دست برداری کا فتوے دے رہا ہے۔ چنانچہ لکھتا ہے۔

"ان تمام تغیرات سے تو یہ معلوم ہو رہا ہے کہ ترک آہستہ آہستہ اپنے مذہب کی ہر ضروری شے سے دست بردار ہو رہے ہیں۔ اور لاطریقیت اور ربیت کے شمول کا یہ مطلب معلوم ہوتا ہے کہ حکومت کا مذہب اسلام نہیں۔ بلکہ حکومت انگورہ۔ اسلام مسیحیت اور یہودیت کی ایک معجون مرکب بنادی گئی ہے"

(زمیندار ۱۹ ارمارچ)

لیکن اگر تنسیخ خلافت کی وجہ سے ترک اس فتوے کے مستحق ہیں۔ تو کیا ترک خلافت کو ملیامیٹ کرنے میں عملی حصہ لینے والے مسلمانان ہند پر اسی قسم کا فتوے نہیں لگا سکتے۔ اس سے ان کی بریت کی یہ وجہ کسی معقول پسند انسان کے نزدیک قابل قبول نہیں ہو سکتی۔ کہ اس پر پانچ سال گذر گئے ہیں۔ اور نہ یہ کہ اس عرصہ میں مسلمانان ہند خلافت پر روتے چلاتے رہے ہیں۔ کیا کوئی مجرم اس لئے بری سمجھا جا سکتا ہے کہ اس کے جرم پر چند سال گذر گئے ہیں۔ یا اس لئے معذور قرار دیا جا سکتا ہے۔ از تکاب جرم کے بعد "لفظی ہمدردی" کا اظہار کرتا ہے۔ ہرگز نہیں پس ترکوں کو تنسیخ خلافت پر متہم کرتے وقت اور ان پر کوئی فتوے لگاتے وقت مسلمانوں کو اپنا آپ نہ بھول جانا چاہیئے۔ بلکہ اس کام میں اپنے آپ کو نصف سے بھی زیادہ کا شریک سمجھنا چاہیئے۔

خلافت ٹرکی کو تو آخر مٹنا ہی تھا۔ لیکن اس کو مٹانے کے لئے خداتعالے نے جو سامان پیدا کئے وہ نہایت ہی عبرت انگیز ہیں پہلے ہندوستان عرب، مصر، وغیرہ ممالک کے مسلمانوں نے خلافت کے خلاف چڑھائی کی۔ اور اس طرح اسے بے دست وپا بنا دیا۔ پھر خود ان لوگوں نے جو خلافت کے حامل تھے۔ اس کا نام ونشان مٹا دیا ٭

الفضل کے خلاف ہتک عزت کا مقدمہ

ظہیر الدین کے گواہوں کی شہادتیں

ظہیر الدین اروپی نے الفضل کے خلاف جو ہتک عزت کا مقدمہ دائر کیا ہوا ہے۔ اس کی ایک پیشی ۲۹ مارچ کو بعدالت جناب سردار بہادر لالہ برکت رام صاحب آنریری مجسٹریٹ درجہ اول گوجرانوالہ ہوئی جس میں اس کے گواہوں کی شہادت ہوئی۔ ان گواہوں میں ایک تو میاں اللہ ماہی موچی ساکن لاہور تھا جس نے ظہیر الدین پر دھوکہ دہی کا مقدمہ دائر کیا ہوا ہے۔ اور جس میں ظہیر الدین پر فرد جرم لگ چکا ہے۔ اور دوسرے گواہ جناب مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبایعین تھے ان دونوں اصحاب کی شہادت جس قدر قلمبند کی جا سکی درج ذیل کی جاتی ہے

اللہ ماہی کی شہادت

میں نے ایک استغاثہ زیر دفعہ ۴۲۰ تعزیرات ہند عدالت لالہ درگا پرشاد صاحب مجسٹریٹ لاہور کی عدالت میں دائر کیا تھا۔ ابھی تک وہ دائر ہے۔ وہاں میں نے لکھایا تھا۔ کہ میں نے مولوی ظہیر الدین کے اعتبار پر چار سو روپیہ بیگم کی جھولی میں ڈالا تھا اور بیگم سے ظہیر الدین کو وہ روپیہ دیدیا تھا۔ میرے سے دھوکہ ہوا تھا۔ ظہیر الدین اکبر شاہ اور بیگم نے دھوکہ کیا تھا۔ دھوکہ یہ کیا تھا کہ چار سو روپیہ انہوں نے مجھ سے اس وعدہ پر لیا تھا۔ کہ بیگم کا نکاح مجھ سے ہو جائیگا لیکن مجھ سے نکاح نہ ہوا۔ میں نے وہاں یہ بھی لکھایا تھا کہ عبداللہ کے کہنے پر میں نے پہلے چالیس روپیہ بیگم کو دیا تھا۔ بیگم پہلے عبداللہ کی بیوی تھی۔ عبداللہ نے اس کو طلاق دیدیا تھا۔ عبداللہ نے مجھ سے چالیس روپے اس واسطے طلب کئے تھے۔ کہ وہ بیگم سے دوبارہ نکاح کرنا چاہتا تھا۔ وہ چالیس روپے اس نے دلائے تھے۔ چالیس روپے میں سے ۱۹ روپے مجھ کو واپس وصول ہو گیا تھا۔

میں نے بعدالت مذکور میں یہ لکھایا تھا۔ کہ بیگم بی بی کی رپورٹ پر مجھے پولیس نے بلایا تھا۔ اور پھر چھوڑ دیا تھا۔

پانچ سات سال ہوئے عبداللہ سے نکاح ہوا تھا میں نے اپنے بیان میں یہ بھی لکھایا تھا کہ بیگم نکاح کریگی۔ ورنہ چار سو روپے واپس دیگی۔

یہ بھی لکھایا تھا کہ میں نے پولیس میں رپورٹ دی ہے۔ اس لئے ظہیر الدین میرا دشمن ہو گیا ہے میں نے یہ بھی لکھایا تھا کہ ظہیر الدین اور اکبر شاہ کی شہادت پر میں نے چار سو روپے دیا تھا۔ شہادت سے مراد اعتبار سے تھی۔

مجھکو چار سو روپے دینے کے بعد معلوم ہوا تھا۔ کہ بیگم شادی شدہ ہے۔ جناب چودھری ظفر اللہ خان صاحب کی جرح پر کہا۔

یہ بات بالکل سچ ہے کہ میں نے ظہیر الدین اور اکبر شاہ کے اعتبار پر چار سو روپے دیا تھا۔ ظہیر الدین نے مجھکو کہا تھا۔ کہ بیگم سے تمہارا نکاح کرا دونگا۔ اور مجھکو کہا تھا کہ بیگم بیوہ ہے۔

مولوی محمد علی صاحب کی شہادت

اخبار الفضل قادیان نمبر ۱۶ جلد ۱۱ صلا اب دیکھ لیا ہے پہلے بھی مجھکو مستغیث (ظہیر) نے دیر کی بات ہے دکھلایا تھا۔ پہلی دفعہ جب میں گواہی کے لئے گوجرانوالہ آیا تھا۔ اس کے بعد لاہور جا کر دکھایا تھا۔

اخبار الفضل ۱۹ اکتوبر سنہ ۲۳ء نمبر ۳۱ جلد ۱۱ صہ بھی دکھلایا تھا۔

میں نے ان کو دیکھ کر مستغیث کو یہ کہا تھا۔ کہ ان میں اتنا تھوڑا اختلاف ہے کہ آپ مقدمہ عبث چلا رہے ہیں۔ یہ اس وقت میری رائے تھی الفضل ۱۹ اکتوبر میں جو بیان اللہ ماہی کا شائع کیا گیا ہے وہ میں نے پڑھ لیا ہے۔ اس میں درج ہے کہ یہ بیان عدالت میں دیا ہے۔

اس میں یہ فقرہ درج ہے۔ کہ
اللہ ماہی نے چار سو روپے بیگم کو قرض دیا تھا
اقرار یہ ہوا تھا۔ کہ نکاح کریگی۔ ورنہ روپیہ واپس دیگی۔
اکبر شاہ کا ذکر بھی آتا ہے۔ اور بیگم کے بیوہ ہونے
کا ذکر آتا ہے۔ اس میں اللہ ماہی نے مستغیث کے
اپنے دشمن ہونے کا ذکر بھی کیا ہے۔

اگزبٹ ۸ مذکورہ بالا میں اکبر شاہ کا نام بیگم
کے بیوہ ہونے کا ذکر روپیہ چار سو قرضہ دینے کا ذکر نکاح
نہ ہونے کی صورت میں واپس روپیہ اور اللہ ماہی
کی دشمنی کا ذکر نہیں کیا ہے۔

اگزبٹ ۸ (الفضل نمبر ۱۶ جلد ۱۱ صفحہ ۱۱ کالم ۳)
کی عبارت اس طرز پر شائع کرنے والے کا مقصد
الزام مستغیث پر لگانے کا خیال ہو سکتا ہے۔

میرے خیال میں نہیں آتا کہ اس موخر الذکر سے
مستغیث کو وعدہ خلاف ثابت کرنے کا مقصد تھا۔

اصل بات یہ ہے کہ مذہبی مسائل پر مستغیث
اور ملزمان کے درمیان اختلاف ہے۔ چنانچہ اسی
بنیاد پر میرے اور مستغیث کے درمیان بھی اختلاف
ہے۔ اور میرے اور ملزمان کے درمیان بھی اختلاف ہے۔

اگزبٹ B/1 کی پشت پر بانی سلسلہ احمدیہ
کے ہاتھ کی لکھی ہوئی کچھ عبارت ہے۔

نوٹ:۔ اس مرحلہ پر چودہری ظفر اللہ خاں نے یہ
بیان کر دیا ہے۔ کہ گواہان سے ہر ایک دستاویز
B/[illegible] سے لیکر B/[illegible] تک یہ پوچھنے کی ضرورت نہیں ہے
کہ وہ ان اشخاص کی طرف سے شائع کئے گئے تھے۔ یا
تحریر کئے گئے تھے۔ جن کی طرف سے ان کا شائع ہونا
یا تحریر ہونا دستاویزات مذکور سے فی نفسہ ظاہر ہوتا ہے
ملزمان تسلیم کرتے ہیں۔ کہ یہ دستاویزات انہی اشخاص
کی طرف سے شائع یا تحریر ہوئی تھیں۔ جن کی طرف
سے ان کا شائع ہونا یا تحریر ہونا بیان یا ظاہر کیا گیا ہے۔

اگزبٹ ۸ صفحہ ۷ کی آخری دو سطروں میں جو جہاد کے
متعلق لکھا ہے۔ اس میں یہ لفظ آتے ہیں۔
وہ مختص الزمان والوقت تھا۔ ہمیشہ کے لئے
نہیں تھا۔ بلکہ اس زمانہ کے لئے تھا۔ جبکہ اسلام میں
داخل ہونے والے بکریوں اور بھیڑوں کی طرح
سے ذبح کئے جاتے تھے۔"

اگر وہی حالات پھر پیدا ہوں تو پھر جائز ہے
یہی بانی سلسلہ احمدیہ کا مذہب تھا۔

حضرت مرزا صاحب کی تحریرات کسی حکمت
عملی پر مبنی نہ تھیں۔

اگزبٹ P/12 کے صفحہ ۱۰ پر جو لفظ حکمت عملی
استعمال ہوا ہے۔ اس سے مراد صرف یہ ہے کہ
اگر دشمنان اسلام کی سخت تحریروں کا جواب سختی
سے نہ دیا جاتا۔ تو مسلمانوں میں جوش پیدا ہو کر
ملک کے امن میں نقص واقع ہوتا۔

جناب چودہری ظفر اللہ خاں صاحب بیرسٹر
ایٹ لا کی جرح پر فرمایا۔

مجھے علم ہے کہ مستغیث پر ایک مقدمہ دھوکہ دہی
کا لاہور میں چل رہا ہے۔ مستغیث نے مجھ سے کہا تھا
کہ مقدمہ چل رہا ہے۔

یہ صحیح نہیں ہے کہ مستغیث کے اور جماعت
احمدیہ کے درمیان میں نے دشمنی ڈلوائی تھی۔

اگزبٹ P/B - P/B - P/B کو میں نے دیکھ لیا ہے
فی نفسہ کوئی اعتراض مستغیث کا ثابت نہیں ہوتا
P/B/3 میں صرف ایک اچھے معلم ہونے کی حیثیت
ظاہر ہوتی ہے۔ مجھ کو کوئی علم نہیں ہے کہ مستغیث
کے کوئی مرید ہیں۔ اگر ہیں تو کتنے ہیں۔ میں کسی معتدبہ
حصہ جماعت احمدیہ کا لیڈر مستغیث کو نہیں سمجھتا
مستغیث دفتر احمدیہ انجمن اشاعت میں کلرک
رہا ہے۔ اس ملازمت سے پہلے اس کی میرے
ساتھ خط و کتابت عقائد کے متعلق ہوئی تھی
ملازمت اختیار کرنے کے وقت مستغیث نے اپنا
پہلا عقیدہ چھوڑ دیا تھا۔ جیسا کہ B/[illegible] (پیغام صلح
۱۹ دسمبر ۱۹۱۸ء) صفحہ ۵ میں لکھا ہے۔
ملازمت کے وقت مستغیث نے یہ وعدہ کیا تھا
کہ وہ اپنے پہلے عقیدہ کو چھوڑتا ہے۔ اور اپنے
یوسف موعود ہونے کا جو دعوے ہے۔ اس کو
بھی ظاہر نہیں کریگا۔ متعدد دفعہ مستغیث نے
اپنے سابقہ عقیدہ کو تسلیم کیا اور پھر اس تسلیم کے خلاف
بھی کہہ دیتا تھا۔

قلمی خط B/22 میں مستغیث نے یہ لکھا ہے۔ کہ میں نے
اپنا پہلا عقیدہ جو غلط تھا بدل لیا ہے۔ اور اس میں
جو لفظ مہلک ہے اس سے مراد روحانی ہلاکت ہے
میری رائے میں عام طور پر سچا عقیدہ روحانی طور پر
مہلک نہیں ہو سکتا۔

سوال:۔ کیا آپ مستغیث کو ایک سچا آدمی یعنی سچ بولنے والا
سمجھتے ہیں۔

جواب:۔ مستغیث نے بعض دفعہ میرے علم میں جھوٹ بولا ہے
اگزبٹ ۱۹ (آخری نبی) صفحہ ۱ پر جو کچھ میرے متعلق مستغیث
نے لکھا ہے میں اسے جھوٹ سمجھتا ہوں پھر کہا کہ غلط سمجھتا ہوں
طبیب کے دریافت کرنے پر کہا۔ لفظ مہلک کے ساتھ جو
لفظ روحانی میں نے اوپر لکھا ہے میری یہ رائے ہے لفظ
روحانی نہیں میں نے اس تحریر کے معنے اور مراد سمجھی ہے۔

سوال:۔ قرآن مجید کی اصطلاح کی رو سے اور ان آیت
کی استدلال کی بنا پر آپ نے کبھی اپنی پہلی عمر میں بانی سلسلہ
احمدیہ کو نبی اور رسول سمجھا۔

جواب:۔ میں نے بانی سلسلہ احمدیہ کیلئے لفظ نبی صرف
اپنے لغوی معنوں کے رو سے استعمال کیا ہے جس سے
مراد یہ ہے کہ ایسا شخص خدا سے مکالمہ مخاطبہ رکھتا ہے۔
اصطلاح شریعت میں نبی وہ ہے جو شریعت جدیدہ لاتا ہے
یا سابقہ شریعت میں کوئی ترمیم و تنسیخ کرنے کا اختیار رکھتا ہے
موخر الذکر معنوں میں میں نے مرزا صاحب کو کبھی نبی نہیں سمجھا
ان آیات کی رو سے حضرت مرزا صاحب کو لہم البشری
فی الحیوۃ الدنیا کے تحت بشارتوں کا پانے والا میں سمجھتا
تھا جس سے مراد یہ ہے کہ سچے مسلمانوں کو بشارتیں
ملینگی جن کو حدیث میں ایک جزو نبوت کہا گیا ہے۔

اس مرحلہ پر مولوی محمد علی صاحب نے کہا۔ میں نہیں
سمجھا کہ اس قسم کے سوالات کا کیا مطلب ہے۔

مجسٹریٹ صاحب نے فرمایا (یہ یہ ظاہر کرنا چاہتا ہے
اور آپ پر یہ بات لانا چاہتا ہے کہ جس طرح یہ اعتقاد
بدلتا رہا ہے۔ آپ بھی بدلتے رہے ہیں۔)

سوال:۔ کیا آپ نے کبھی آیت لو تقول اور ماکنا معذبین حتی
نبعث رسولا سے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی نبوت و رسالت پر استدلال کیا ہے۔ جواب:۔ مجھے یاد نہیں کہ میں نے ایسا کیا ہو۔ اور اگر کہیں کیا ہے تو وہ صرف نبی اور رسول کے لغوی معنوں سے ہوگا۔

رپورٹ احمدیہ ٹورنامنٹ اپریل ۱۹۲۸ء

اللہ تعالےٰ کا شکر ہے۔ کہ اس دفعہ باوجود مشکلات کے ٹورنامنٹ کا سلسلہ منقطع نہیں ہؤا جلسہ غیر احمدیاں اور رمضان کے درمیان صرف دو دن مل سکے۔ اسلئے ٹورنامنٹ کا انتظام اس قلیل وقت میں سخت دشوار تھا۔ مگر چونکہ یہ تحریک حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کے منشاء مبارک کے ماتحت شروع کی گئی ہے۔ اس لیئے ضروری سمجھا گیا۔ کہ ٹورنامنٹ ملتوی نہ کیا جائے چنانچہ اس قلیل وقت میں انتظام کیا گیا۔ گو وقت کی تنگی کے باعث سب کھیل نہیں کھیلے جا سکے۔ ٹورنامنٹ کی ٹیمیں یہ تھیں۔

جنٹلمین دو ٹیموں میں تقسیم کئے گئے تھے۔ ایک تیس سال کی عمر تک کے اور دوسرے تیس سال سے زائد عمر کے۔ اس طرح وہ نقص جسکی طرف حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے پچھلی دفعہ اشارہ فرمایا تھا۔ دور ہو گیا۔ مدرسہ احمدیہ کی ٹیم۔ مدرسہ ہائی کی ٹیم۔ بڑی عمر کے حضرات کو شریک کرنے سے بہت سے بزرگ اس میں شریک ہوئے ہیں۔ مثلاً خلیفہ رشید الدین صاحب۔ شیخ یعقوب علی صاحب۔ شیخ محمد حسین صاحب سب جج۔ جنہوں نے کرکٹ میں خاص طور پر حصہ لیا۔ کھیلوں کے لحاظ سے اس سال جو امور زیادہ دلچسپ رہے۔ وہ مدرسہ احمدیہ و مدرسہ ہائی کی رسہ کشی اور کبڈی ہے۔ جو گیس کی روشنی میں عمل میں آئی۔ اسی طرح جنٹلمینوں کی کرکٹ ٹیموں کا میچ ہے جس میں تیس سال سے زیادہ عمر والے اصحاب کی ٹیم سات رنز سے جیت گئی۔

ہوائی بندوق کی نشانہ بازی میں اور فٹ بال کے اس دفعہ کے میچ میں بہ نسبت پچھلے ٹورنامنٹ کے میچ کے نمایاں طور پر ترقی ہوئی۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ پچھلے ٹورنامنٹ کا مفید اثر ورزش پر ضرور پڑا ہے۔

حضرت میاں بشیر احمد صاحب جو اس ٹورنامنٹ کی روح رواں ہیں۔ و حضرت میاں شریف احمد صاحب و مولوی عبد المغنی صاحب نے جو توجہ و محنت اس انتظام کو کامیاب بنانے میں فرمائی ہے۔ وہ بہت قابل شکریہ ہے۔ طلبہ اور اساتذہ۔ نے بھی اس انتظام میں میری مدد فرمائی۔ اور وہ میرے شکریہ کے مستحق ہیں بالخصوص منشی محمد علی صاحب و قاضی عطاء اللہ صاحب اور مولوی رحمت علی صاحب۔ کام کرنے کی یہ روح جو لڑکوں میں پیدا کی جا رہی ہے۔ نہایت ضروری اور قابل قدر ہے۔ ٹی پارٹی کا انتظام خان عبد اللہ خانصاحب نے نہایت تنگ وقت میں فرمایا ہے۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔

چونکہ حضرت اقدس خلیفۃ المسیح ثانی بوجہ ناسازی اس دفعہ تشریف نہ لا سکے۔ اس لئے انعام حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے تقسیم فرمائے۔

نام کھیل	مقابلہ	کامیاب
(۱) فٹ بال	مدرسہ ہائی و مدرسہ احمدیہ	مدرسہ احمدیہ
(۲) رسہ	″ ″	مدرسہ ہائی
(۳) کرکٹ	جنٹلمین ع ۱ و جنٹلمین ع ۲	جنٹلمین ع ۱
(۴) کبڈی	مدرسہ ہائی و مدرسہ احمدیہ	مدرسہ احمدیہ
(۵) نشانہ اوّل		خلیفہ صلاح الدین مدرسہ احمدیہ
(۶) ″ دوم		مسٹر محمد صدیق
(۷) لانگ جمپ اوّل		عبد الرحیم صاحب ڈاکٹر
(۸) ″ ″ دوم		سعید احمد خان صاحب
(۹) ۱۰۰ گز کی دوڑ اوّل		ملک عبد العزیز مدرسہ احمدیہ
(۱۰) ″ ″ ″ دوم		عبد الرحیم ڈاکٹر
(۱۱) گتکا اوّل		میاں عبد الغفور ہائی سکول
(۱۲) ″ دوم		سید عبد اللہ
(۱۳) بال تھرو اوّل		ملک عبد العزیز مدرسہ احمدیہ
(۱۴) ″ دوم		میاں محمد دین صاحب
(۱۵) ہائی جمپ اوّل		ہادی علی خانصاحب
(۱۶) ″ دوم		عبد الرحیم ڈاکٹر
(۱۷) گولہ پھینکنا اوّل		چودھری علی محمد صاحب
(۱۸) ″ ″ دوم		سعید احمد خانصاحب

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب۔ چودہری غلام محمد صاحب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب اور قاضی عطاء اللہ صاحب نے بعض خاص انعامات بھی عطا فرمائے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

تبلیغ کیلئے پندرہ دن وقف کرنیکی تجویز

اس سال مجلس مشاورت میں تبلیغ کے لئے سال میں پندرہ دن وقف کرنے کی تحریک کو نمائندگان جماعہائے احمدیہ نے بخوشی قبول کیا تھا۔ کہ اس پندرہ روزہ خدمت کو ہر فرد پر لازمی کر دینا چاہیئے۔ مگر حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام نے اس سال احباب کی مرضی پر اس امر کو چھوڑا ہے۔ تا مخلص دوستوں کو اپنے اخلاص کے اظہار کا کماحقہٗ موقعہ مل جائے۔ اور وہ اپنی خوشی سے نہ کسی قانون کی پابندی سے رضائے الٰہی کو ڈھونڈیں لہذا میں تمام جماعتوں کو اس امر کی اطلاع دیتا ہؤا منتظر ہوں۔ کہ احباب حضرت اقدس خلیفۃ المسیح علیہ السلام کی اس تحریک کے مطابق لبیک کہتے ہیں اور اپنے اپنے امیران جماعت یا سکرٹریوں کے ذریعے نام بھیجتے ہیں۔

نیز مجلس مشاورت میں یہ بھی تجویز پایا۔ کہ اس سال اس خدمت کو کسی ایک ضلع میں لازمی طور پر رکھ دیا جائے۔ اس کے ماتحت آٹھ ضلعوں۔ یعنی گورداسپور سیالکوٹ۔ لکھنو۔ شیخوپورہ۔ پٹیالہ مع انبالہ۔ ہوشیارپور کے نمائندوں نے درخواست کی تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ نے قرعہ ڈالا۔ تو شیخوپورہ کا نام نکلا۔ سو اس ضلع کے تمام افراد پر اس سال میں پندرہ روزہ خدمت نظارت دعوت و تبلیغ کے ماتحت لازمی قرار دی گئی ہے۔ اور اس ضلع کے نمائندہ حقف کنندگان کے نام سے ان مہینوں سے جن میں وہ تبلیغ کا کام بسہولت سرانجام دے سکیں مجھے اطلاع دیں۔

اس کے علاوہ گورداسپور اور لکھنو میں بھی اس خدمت کو بالتماس نمائندگان اضلاع مذکورہ ضروری قرار دیا گیا ہے۔

ناظر دعوت و تبلیغ۔ زین العابدین ولی اللہ شاہ
قادیان۔ دار الامان۔ ضلع گورداسپور

میدان ارتداد سے تریاق چشم کی تصدیق

مکرمی جناب مرزا حاکم بیگ صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ آپ کی ایجاد کردہ تریاق چشم کی میں بہت تعریف سنا کرتا تھا۔ مگر جب میں نے اسے خود استعمال کیا۔ تو واقعی یہ اس تعریف سے بھی بالا نکلا۔ میدان ارتداد میں بہت آنکھوں نے اس سے روشنی پائی بہت لوگوں نے آپ کو دعائیں دیں۔ افسوس ہے۔ کہ میں کثرت کار کی وجہ سے ان لوگوں کی تعداد یاد نہیں رکھ سکا۔ تریاق چشم کو میں اپنے جھولے میں رکھتا ہوں۔ سفر میں جس مریض پر استعمال کرتا ہوں چنگا ہو جاتا ہے۔ گکروں کا تو نام نشان نہیں رہتا۔ سرخی کٹ جاتی ہے۔ خارش مٹ جاتی ہے۔ آنکھیں ہلکی ہو جاتی ہیں۔ خود میری آنکھیں عرصہ پانچ چھ سال سے سخت خراب تھیں۔ گکروں کا اس قدر زور تھا۔ کہ کارڈ تک نہیں لکھ سکتا تھا۔ اور روشنی کی برداشت نہیں تھی۔ علاج کرا کرا کر تھک گیا تھا۔ آخر سخت مجبور ہو کر جناب ڈاکٹر سید محمد اسماعیل صاحب سے اپریشن کرایا۔ جس سے مجھے بہت فائدہ ہوا۔ مگر اس کے بعد میں نے تریاق چشم کا استعمال شروع کیا۔ جو سونے پر سہاگہ ثابت ہوئی۔ اب میدان ارتداد میں باوجود سخت دھوپ میں سفر کرنے کے آنکھیں تندرست رہتی ہیں۔ بیشک یہ گکروں کے لئے ایک ہی دوائی ہے۔ کاش کہ دنیا اس عجیب و غریب دوائی سے فائدہ اٹھا کر آپکی قدر کرے والسلام

خاکسار

محمد شفیع اسلم انسپکٹر حلقہ انسداد ارتداد فرخ آباد

(قیمت پانچ روپے فی تولہ۔ محصول ڈاک (۲/) وغیرہ بذمہ خریدار)

المشتہر

میرزا حاکم بیگ احمدی۔ موجد تریاق چشم گڑھی شاہ دولہ گجرات پنجاب

اکسیر تسہیل ولادت

نے تھوڑے ہی دنوں میں اپنی بے نظیر خوبی کی وجہ سے ایک دنیا کو محو حیرت کر دیا ہے حکیم مطلق نے اس مرکب میں وہ تاثیر رکھی ہے۔ کہ جس کے بروقت استعمال سے نہ صرف بچہ نہایت ہی آسانی سے پیدا ہو جاتا ہے۔ بلکہ وہ درد بھی جو زچہ کو بعد ولادت دو دو تین تین دنوں تک ہوتا رہتا ہے اللہ کے فضل سے بالکل نہیں ہوتا۔ اور نہ بروقت پیدائش کوئی تکلیف ہوتی ہے۔ باوجود اس کے رفاہ عام کی خاطر قیمت صرف دو روپے معہ محصول رکھی گئی ہے۔ علاوہ ازیں ہمارے شفاخانہ میں ہر ایک قسم کی بیماری کا علاج نہایت کوشش سے کیا جاتا ہے۔ اور ہر ایک قسم کی ادویات بھی مل سکتی ہیں۔ ملنے کا پتہ

ڈاکٹر منظور احمد مالک شفاخانہ دلپذیر بسالنوالی۔ ضلع سرگودہا

حب اٹھرا محافظ جنین

حضرت مولانا نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح اوّل کی طبّی قابلیت کا لوہا دوست اور دشمن سب مانتے ہیں۔ آپ کا یہ مجرب نسخہ ہے۔ جو حسب ذیل امراض کیلئے اکسیر کا حکم رکھتا ہے (۱) جن عورتوں کے حمل گر جاتے ہوں۔ (۲) یا جن کے بچے پیدا ہو کر مر جاتے ہوں۔ (۳) یا جنکے ہاں لڑکیاں ہی پیدا ہوتی ہوں (۴) یا جن کے گھر میں اسقاط کی عادت ہو گئی ہو۔ (۵) یا جن کے بانجھ پن کمزوری رحم سے ہو (۶) یا جن کے بچے کمزور اور بدصورت پیدا ہوتے ہوں اور کمزور ہی رہتے ہوں۔ ان کے لئے گود بھری گولیوں کا استعمال کرنا اشد ضروری ہے۔ قیمت فی تولہ عہ۔ چھ تولہ تک خاص رعایت ۳ تولہ تک محصول ڈاک معاف۔

المشتہر

نظام جان۔ عبد اللہ جان دواخانہ معین الصحت

قادیان۔ ضلع گورداسپور

لوگ موتیوں کے سرمہ کو پسند کرتے ہیں

اسلئے کہ یہ ضعف بصر۔ گکرے۔ خارش چشم۔ پھولا۔ جالا۔ پانی بہنا دھند۔ پڑبال۔ غبار۔ ابتدائی موتیابند۔ غرضیکہ آنکھوں کی جملہ بیماریوں کیلئے اکسیر ہے۔ اس کے لگاتار استعمال سے عینک کی حاجت نہیں رہتی۔ قیمت فی تولہ عاہ۔ علاوہ محصول ڈاک جو سال بھر کے لئے کافی ہے۔ مزید اطمینان کیلئے تازہ شہادت ملاحظہ ہو۔

ایک ڈپٹی کمشنر کی شہادت: جناب خان بہادر میرزا سلطان احمد خانصاحب ریٹائرڈ ڈپٹی کمشنر اوکاڑہ سے لکھتے ہیں۔ کہ ایک آنکھوں کے مریض کو جسکی بصارت میں دن بدن کمی اور دھند بڑھتی جاتی تھی سرمہ دیا۔ چند روز کے استعمال کے بعد اس نے مجھے شکریہ سے کہا۔ کہ اس سرمہ کے استعمال سے میری آنکھوں میں ٹھنڈک اور نظر میں تیزی ہے۔ لہٰذا میں بغرض افادہ عام یہ نوٹ اشاعت اخبار کیلئے حضرت میں بھیجتا ہوں۔ تاکہ اور لوگ بھی اس سے مستفیض ہوسکیں۔ ملنے کا پتہ

مینجر اخبار نور کارخانہ موتیوں کا سرمہ۔ قادیان ضلع گورداسپور

ضرورت

مجھے ایک لائق دیندار احمدی ضعیفہ کی میری اہلیہ کے تنہا ہونے کے باعث ساتھ رکھنے کے لئے ضرورت ہے کام بالکل ہی مختصر ہے۔ دراصل ضرورت کام کے لحاظ سے نہیں ہے۔ بلکہ تنہائی میں محض ساتھ رہنے کے خیال سے ہے حاجتمند مجھ سے فوراً شرائط طے کریں۔ ضعیفہ کے ساتھ کوئی چھوٹا بچہ بھی ہو۔ تو مضائقہ نہیں۔ احباب سے بھی گذارش ہے کہ کسی ایسی عورت کا خاکسار کیلئے بندوبست کرا کر عند اللہ ماجور ہوں

پتہ۔ محمد یوسف احمدی۔ اسسٹنٹ کیمسٹ سیمنٹ ورکس ڈاک خانہ کیمور۔ سی۔ پی۔ براہ امدرا۔ ای۔ آئی۔ آر

Mohammad Yusuf
Assistant. Chemist
C.P. Portland Cement Co.
Co. Ltd, P.O. Kymore
C.P. Via. Amdara
E.I.R

اشتہارات کی صحت کے ذمہ دار خود مشتہر ہیں۔ نہ کہ الفضل۔ (ایڈیٹر)

ایک ہزار سال کی پرانی کتاب

(۱) کتاب عقائد اثنا عشریہ
مصنفہ شیخ صدوق علیہ الرحمۃ

جو قریباً ایک ہزار برس سے شیعوں کے ہاں مستند مانی جاتی ہے جس کا ترجمہ بڑے فخر کیساتھ شیعہ کالج کے پروفیسر مولوی اعجاز حسین صاحب شیعہ نے کیا ہے اور اثنا عشری پریس کے مالک سید صغیر حسن زیدی الواسطی شیعہ نے چھاپا ہے اس میں لکھا ہے کہ حضرت عیسےٰ فوت ہو گئے اور اُن کے اوصاف کا کوئی دوسرا شخص اُمت محمدیہ میں پیدا ہوگا چنانچہ اُن کی اصلی عبارت ذیل میں درج کی جاتی ہے روی من نقل مخالفنا انہ اذا خرج المھدی نزل عیسی ابن مریم من السماء فصلی خلفہ ونزولہ الی الارض ورجوعہ الی الدنیا بعد موتہ لان اللہ عزوجل قال انی متوفیک ورافعک الیّ ترجمہ جو شیعہ پروفیسر صاحب نے کیا ہے وہ یہ ہے کہ ہمارے مخالف یعنی اہل سنت نے روایت کی ہے کہ جب امام مہدی ظہور فرمائینگے تو اس وقت عیسےٰ بن مریم آسمان سے نازل ہونگے اور ان کے پیچھے نماز پڑھیں گے اور اصل بات یہ ہے کہ حضرت عیسےٰ کا نزول اور دنیا میں ان کا رجوع ان کی موت کے بعد ہوگا جیسا کہ خدا نے فرمایا ہے کہ یا عیسی انی متوفیک ورافعک الیّ یعنی اے عیسےٰ میں تجھکو وفات دینے والا ہوں اور اپنی طرف اُٹھانیوالا ہوں دیکھو کتاب عقائد اثنا عشری مذکور صفحہ ۱۰ سطر ۱۴

خدا غارت کرے اس تعصب اور ضد کو کہ شیعہ حضرات بھی احمدیوں کی مخالفت میں حضرت عیسےٰ کو زندہ آسمان پر ماننے لگ گئے باوجودیکہ ان کے اپنے اعتقاد کی مستند کتاب میں صاف لکھا ہے کہ حضرت عیسےٰ بھی تمام انبیاء کی طرح فوت ہو گئے اور وہ آسمان پر نہیں گئے بلکہ آسمان پر صرف وہی چیز چڑھتی ہے جو آسمان سے اُتری ہوئی ہو۔ دیکھو کتاب مذکور صفحہ ۱۳ سطر ۱۲ یا حسرۃ علی العباد ما یاتیھم من رسول الا کانوا بہ یستھزءون (سورہ یٰسین) یعنی حسرت ہے اُن خدا کے بندوں پر کہ ہمارا کوئی مرسل ایسا نہیں ہوا کہ انہوں نے نہ جھٹلایا ہو۔ مسلمانو خدا کے لئے تعصب کی پٹی آنکھوں سے کھول کر اور خوف خدا کی عینک لگا کر غور کرو کہ جب ہمیشہ سے اسلام کی مستند کتابوں میں اور قرآن شریف کی ساٹھ آیات میں یہ لکھا ہے کہ حضرت عیسےٰ فوت ہو گئے پھر تم کیوں اپنے عقائد باطلہ کی اصلاح نہیں کرتے اور جس طرح یہود اب تک حضرت عیسےٰ کے منتظر ہیں اور عیسائی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے منتظر ہیں اس طرح تم امام مہدی اور مسیح موعود کے منتظر بیٹھے ہو حالانکہ اسلامی کتابوں میں جو اُن کے آنیکی مدت لکھی ہوئی تھی وہ گزر گئی اور موعود آگیا جس طرح شیعوں کی ایک مستند کتاب سے مذکورہ بالا شہادت بطور نمونہ درج کی ہے اسی طرح دیگر مسلمان مفسرین و محدثین و مجتہدین کی تیرہ سو اکتالیس شہادتیں صداقت احمدیت پر بیشتر کتاب محقق میں لکھی ہیں اور ان کی تردید کرنے والے کو ۱۳ سو ۴۱ روپے انعام بھی

مقرر کیا ہے۔ مگر یہ ہمارا دعویٰ ہے کہ اس انعام کو کوئی شخص حاصل نہیں کر سکتا اور تم خود غور کرو کہ دو چار یا پانچ شہادتیں ہوں تو انسان ان کی تردید کر سکے مگر یہاں تو نہ مثل خدا تیرہ سو اکتالیس شہادتیں ہیں جو تیرہ سو اکتالیس برس بھی نہیں ٹوٹ سکتیں۔

ایک غیر احمدی کی حق گوئی

مکرمی السلام علیکم
میں حنفی المذہب

ہوں اور مجھے پہلے احمدیت کے متعلق قطعی علم نہیں تھا کہ احمدیت کیا مذہب ہے۔ آپ کی کتاب محقق کے مطالعہ سے میرے قلب پر یہ اثر ہوا کہ میں خدا کے فضل و کرم سے احمدی ہو گیا۔ اب میں وہ الفاظ نہیں پاتا جن میں آپ کی بے نظیر تالیف کی تعریف کروں۔ کیونکہ آپ نے چار پانچ سو کتابوں کا کتب خانہ اس مختصر سی پانچ سو صفحہ کی کتاب میں رکھدیا ہے۔ دریا کوزہ میں بند کرنے والی مثل اس پر پوری صادق آرہی ہے آپنے اس کتاب پر انعام بہت تھوڑا مقرر کیا ہے میرے خیال میں تیرہ سو روپیہ کی بجائے تیرہ کروڑ روپیہ بھی انعام مقرر کردیں اور تمام دنیا کے مذاہب ملکر اس کی تردید کرنا چاہیں تو اس کی تردید نہیں کر سکتے۔ میرے نزدیک یہ جہنمی کی نشانی ہے کہ وہ اس کتاب کا مطالعہ نہ کرے گا وہ جہنمی ہوگا کیونکہ پڑھنے کے ساتھ ہی وہ احمدی ہو جائیگا۔ میرا دل چاہتا ہے کہ تمام دنیا کے دھندوں کو چھوڑ کر اور محقق کو ہاتھ میں لیکر دنیا کو سُنا سُنا کر احمدی بناتا پھروں۔ تین جلد محقق اور روانہ فرما کر مشکور فرمائیں۔ فضل الرحمٰن صدر بازار دہلی

ایک پلیسہ میں چودہ شہادت

حضرت مولینا
مولوی قاضی

ظہور الدین صاحب اکمل آف گولیکی ایڈیٹر تشحیذ الاذہان ریویو آف ریلیجنز وغیرہ ۲۴ مارچ کے الفضل میں تحریر فرماتے ہیں کہ یہ جیبی کتاب محقق پانسو صفحہ کی جزبندی کی ہوئی مجلد ہے جسمیں صداقت احمدیت پر سیر کن بحث کی ہے اور ہر حوالہ پر ایک نمبر دیکر ۱۳۴۱ تک تعداد پہنچائی ہے۔ مصنف نے اس پر بہت محنت کی ہے۔ احباب اسکی ایک ایک جلد خرید کر فائدہ اُٹھائیں۔ قیمت عہ ارزانی کی بھی کوئی انتہا ہے کہ ایک پیسہ میں چودہ دلیل یا چودہ شہادتیں یا حوالہ جات مل رہے ہیں اور آپنے ابتک اس کتاب کو نہیں خریدا)

چار برس کا مطالعہ تین دن میں

مولوی لطیف احمد صاحب ملک ایم اے بی اے بار ایٹ لاء کلکتہ تحریر فرماتے ہیں کتاب محقق وصول ہوئی شروع سے آخر تک دو دن میں مطالعہ کیا جس چیز کو کتاب کے بغیر میں خلاصہ دو سو لے کتابیں میں پڑھ سکتے ہیں اگر انکو اس غرض سے مطالعہ

کرنا ہو کم از کم چار سال چاہئے وہ ہمیں آپ نے احمدیت پر ایک عظیم الشان خزانہ کتاب میں جمع کر دیا ہے۔ میرے نزدیک ہر احمدی کی جیب میں اس کتاب کا رہنا ضروری ہے ۴ جلد بذریعہ وی پی ارسال فرما کر مشکور فرمائیں

تین ہزار روپیہ کی کتابیں محقق میں

مولوی محمد محسن صاحب ہیڈ ماسٹر ٹریننگ سکول جھنگ تحریر فرماتے ہیں مجھے ایک دفعہ ایک جلد محقق کی خریدی تھی۔ واقعی اس کتاب کے مطالعہ کے بعد انسان کو احمدی ہونے کے بغیر کوئی چارہ نہیں ہے ۶ جلد بذریعہ وی پی ارسال فرمائیے (میں نے فہرست کتب جمع کر کے حساب کیا تو معلوم ہوا کہ جس قدر کتب کا مواد اس کتاب میں جمع کیا گیا ہے اگر وہ تمام کتابیں خریدی جائیں تو تین ہزار روپیہ لگیگا مگر ان کتابوں کا لب لباب احمدیوں کو صرف عہ میں مل رہا ہے۔ اگر اب بھی کوئی اس کتاب سے محروم رہے تو اس کی مرضی)

شیر جنگ صاحب کا خط

خان بہادر شیر جنگ صاحب کا مراسلہ آپ نے ۱۰ مارچ کے الفضل میں پڑھا ہوگا کہ تمام دنیا میں اللہ تعالیٰ نے مرزا صاحب کے دعویٰ کی خبر کر دی مگر تم اپنے ہمسایہ اور عزیزوں کی بھی تبلیغ سے غافل ہو۔ تبلیغ کا نہایت آسان ذریعہ محقق ہے ایک جلد منگوا کر کسی غیر احمدی کو دیدو جب وہ مطالعہ کر چکے تو دوسرے اور تیسرے کو سلسلہ وار دیتے رہو انشاء اللہ محقق پر ۲ روپیہ خرچ کر کے کم از کم ۱۹۶ احمدی بنا لوگے۔

کذابوں کا انجام

ہمارے مخالفین جب قطعی لاجواب ہو جاتے ہیں تو پھر وہ یہ کہنے لگجاتے ہیں کہ حضرت رسول کریم کی پیشگوئی ہے کہ میرے بعد تیس کذاب ہوں گے اور انہی سے ایک مرزا صاحب بھی ہیں انکے جواب میں کہا جاتا ہے کہ یہ کامیابی کاذب کو نہیں ملتی تو وہ کہتے ہیں کہ دیکھو مسیلمہ کذاب کو کتنی کامیابی ہوئی وغیرہ اس اعتراض کے جواب کے واسطے گیارہ سال سے مصالحہ تیار کر رہا تھا اب خدا کے فضل و کرم سے سینکڑوں کتابوں کے مطالعہ اور صرف زر کثیر کے بعد وہ مکمل کر لی جسمیں تیس کذاب نبیوں کے حالات اور اُن کا انجام دکھا کر ثابت کیا ہے بہ نہایت سیر کن بحث کر کے ان تیس کذابوں کے علاوہ انکے زیادہ مہدی اور مسیح ہونیکے مدعیوں کے حالات اور انکا انجام بھی درج کیا ہے گویا تجاتیس کے ڈیڑھ سو کذابوں کے حالات درج کر کے مخالفین کو دس ہزار روپیہ کا چیلنج دیا ہے جس سے کہ انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ مخالفین احمدیوں کو نامراد ہونیوالے کذابوں کے نام پیش کر کے دھوکا نہ دے سکیں گے چونکہ عوام ان کذابوں کے حالات سے ناواقف ہوتے تھے اسلئے ان کا نام پیش کر کے مخالف دھوکا دے دیا کرتے تھے جنکے کوئی ایسا کذاب باقی نہیں چھوڑا کہ جس کے حالات اس میں درج ہونے سے رہے ہوں۔ آپ اندازہ کر لیجئے کہ یہ کتاب گیارہ سال کی محنت کا نتیجہ ہے قیمت صرف عہ محقق اور اس کتاب کی قیمت بذریعہ منی آرڈر روانہ کرنے والوں سے تین روپیہ کے صرف دو روپیہ بلکہ خرچ رجسٹری و محصول ڈاک بھی ہمارے ذمہ۔

ضروری اطلاع

یہ رعایت صرف چند روز کے لئے ہے۔

منگوانے کا پتہ:- منیجر محقق کوچہ پنڈت۔ دہلی

مختصر خبریں

—— عبد العزیز شاد دیش نے تنسیخ خلافت کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ ایک عرصہ سے ایک بداندیش گروہ ترکوں کو اسلام سے ہٹا کر نیشنلزم کی جانب مائل کرنے کے لئے مصروف کار تھا انور پاشا کی زندگی میں تو اس جماعت کی کوشش کارگر نہ ہوئی۔ لیکن کمال پاشا کے عہد میں یہ گروہ کامیاب ہو گیا۔ پھر یہ بھی کہا۔ کہ جمہوریہ ٹرکی نے تنسیخ خلافت کے فیصلے سے اپنا اقتدار اپنے ہاتھوں برباد کر دیا ہے اور ایسا خطرناک گڑھا کھودا ہے۔ جس میں سے نکلنے کا اسے کوئی راستہ نہیں ملے گا ٭

—— مسٹر ولسن جانسٹن ناظم نابھہ کے قائم مقام مسٹر گرگرسن سپرنٹنڈنٹ پولیس فیروزپور مقرر ہوئے ہیں ٭

—— دریائے وسچولا کی طغیانی سے سخت قیامت برپا ہے۔ شہر گوسنک اور نوردن اور ۲۸ دیہات غرق ہو گئے ہیں۔ ہزاروں کسانوں کے اثاث اور مویشی بھی تباہ ہو گئے ہیں۔ کئی کارخانے بھی تباہ ہو گئے ۷۰۰ سو سے زیادہ جانیں ضائع ہو چکی ہیں۔

—— بلجیم کی ایک کمپنی نے حکومت سوویٹ سے بندرگاہ لینن گراڈ (سابق پیٹروگراڈ) کی تعمیر کے لئے گفتگو شروع کر دی ہے۔

—— سر الگزنڈر موڈی مین نے سر مالکم ہیلی کی جگہ ہوم ممبری کا چارج لے لیا ہے۔

—— معائنہ کنندہ افسران محکمہ تعلیم اور اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹوں کی مدات کے ماتحت گورنمنٹ نے جو رقم طلب کی تھی۔ چونکہ سوراجیوں نے اس میں تخفیف کر دی ہے۔ اسلئے گورنمنٹ نے ان سب کو ملازمتوں سے برطرف کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ جن کی تعداد سات سو کے قریب ہے۔

—— صوبہ متحدہ کی کونسل میں ہوم سیکرٹری نے کہا۔ کہ راجہ مہندر پرتاب سیاسی مفرور کی ریاست ...

ایکٹ ۲۴ سنہ ۱۹۲۳ء کے مطابق انگلستان کی ہو گئی ہے مگر حکومت کا ارادہ ہے۔ کہ ان کے لڑکے نابالغ کو دیدی جائے۔

—— ٹرایونیڈر کی خبر ہے۔ کہ نائر ذات کے ایک شخص کے مکان کو آگ لگ گئی۔ تو تھیئے قوم کے لوگ پانی کے برتن لیکر آگ بجھانے کے لئے دوڑے۔ مگر مالک مکان نے ان کو اچھوت ہونے کی وجہ سے آگ نہ بجھانے دی۔ گو اس کا سارا گھر جل کر خاک سیاہ ہو گیا

—— حافظ سید احمد صاحب مدیر "زمیندار" جو نابینا ہیں۔ دو سالہ قید کاٹنے کے بعد رہا ہو گئے۔

—— وزیر اعظم ایران نے علماء عراق سے گفت و شنید کی۔ اور کہا۔ جمہوریت اسلام کے خلاف ہے۔

—— حضور ملک معظم کے اردلی افسر صوبیدار میجر امین گل ۲۲ پنجابی۔ رسالدار نواد خان ۱ گوئین وکٹوریہ گائڈ کیولری صوبیدار یار غلام ۲/۱۳ سرحد رائفلز امیر محمد خان رسالہ ۳ انگریزی افسر انچارج میجر پینڈر گاسٹ ۵/۱۲ فرانٹیر فورس ہونگے

—— فرانسیسی وزارت مال نے جدید حکومت یونان کو مطلع کیا ہے۔ کہ فرانس اب قرضہ جات کو ادا کرنے کا ذمہ دار نہیں ہے۔ اس لئے کہ ۱۹۲۰ء میں جب شاہ قسطنطین یونان کو واپس گئے ہیں۔ اس وقت سے یونان اور فرانس حلیف نہیں رہے وزیر اعظم یونان کہتا ہے۔ کہ اندرونی حالات درست ہوتے ہی حکومت نہ صرف فرانس سے ہی قرضہ وصول کریگی۔ بلکہ امریکہ اور انگلستان سے بھی حاصل کرے گی۔

—— مسٹر گاندھی اور سوراجی لیڈروں کے درمیان کانفرنس جاری ہے۔ پنڈت موتی لال نہرو۔ مالوی جی حکیم اجمل خاں اور مسٹر جیکار سوراجیوں کے نقطہ نظر کو پیش کر رہے ہیں۔ مسٹر سی۔ آر۔ داس۔ دو ایک دن میں آنے والے ہیں ٭

—— حیدر آباد میں اعلان کیا گیا ہے کہ چونکہ سر فریدوں ایکٹنگ صدر اعظم باب حکومت ریاست حیدر آباد بیمار رہے۔ لہذا ان کے بجائے نواب ولی الدولہ کو صدر اعظم مقرر کیا جاتا ہے۔

—— ٹراونکور کے مقام وائی کرم میں جہاں کہ ہندوؤں کا مشہور مندر ہے۔ اچھوتوں نے ستیہ آگرہ کی تحریک شروع کر دی ہے۔ کہ وہ ممنوعہ حلقہ تک جانے کی کوشش کریں۔ اس سلسلے میں تین آدمی روزمرہ گرفتار ہوتے ہیں ٭

—— امرت سر پولیس نے بازار پاپڑ انوالہ کے ۹ سکھوں کا چالان زیر دفعہ ۱۴۷ تعزیرات ہند کر دیا ہے جنہوں نے ہولی کے دن ہندوؤں کو پیٹا تھا۔ کچھ اور سکھ جوان کے ساتھ اس بلوہ میں شامل تھے ابھی فرار ہیں ٭

—— قاہرہ۔ شاہ فواد نے مہاراجہ کپور تھلہ اور ان کے شہزادہ جگجیت سنگھ کو۔ جی۔ سی۔ کے اور او۔ ای کے خطابات دیئے ہیں ٭

—— کیپ ٹاؤن۔ مسز سروجنی نائیڈو کی روانگی پر ان کو افریقہ کے ہندوستانیوں اور رنگدار باشندوں کی طرف سے الوداعی ایڈریس دیا گیا۔

—— لاہور میں طاعون کی شکایت دن بدن زور پکڑ رہی ہے۔ اور پلیگ کے ٹیکے مفت لگائے جاتے ہیں

—— کابل کے شاہی خاندان کی ایک خاتون کی ماتحتی میں عورتوں کے علاج کے لئے کابل میں ایک زنانہ ہسپتال کھولا گیا ہے۔

—— عصمت پاشا نے مجلس عالیہ ملیہ میں اعلان کیا ہے۔ کہ چونکہ خلیفہ معزول نے علی الاعلان فیصلہ مجلس کے خلاف کارروائی کرنی شروع کر دی ہے۔ اس لئے آئندہ ان کو کوئی رقم نہ دی جاویگی ٭

—— جدہ۔ شاہ حسین نے بحیثیت خلیفہ مکہ معظمہ کے تمام باشندوں اور علماء کرام کو طلب کیا۔ اور ان سربر آوردہ لوگوں کو بھی بلایا۔ جو ہیں تو غیر ممالک کے لیکن اب مکہ معظمہ میں رہتے ہیں۔ کہ ایک مجلس مشاورت خلیفہ کیلئے بناؤ۔ ممالک اسلامی کے ذمہ دار نمائندوں کو اس مجلس کا ممبر بنایا جا سکتا ہے۔

—— پیرس۔ فرانس میں جس قدر اتحادی کشتگان جنگ کی قبریں ہیں۔ ان پر صلیبیں نصب کیجا رہی ہیں۔ فرانسیسی حکام مسلمانوں کی قبروں کیلئے خاص کتبے بھیج رہے ہیں ٭

باہتمام شیخ محمود احمد صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپ کر شائع ہوا